

اسلامیات
آٹھویں جماعت کے لیے

تربیتی نصاب

(برائے اسکول)



بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے ایک مختصر اور آسان نصاب



جمع و ترتیب
رحمۃ اللہ علیہ
مکتبہ تعلیم القرآن

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
1	مقدمہ	6
2	تربیتی نصاب کی خصوصیات	7
3	نظام الاوقات	8
4	حمد باری تعالیٰ	9
5	نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم	10
باب اول: ایمانیات		
1	عقیدہ آخرت	11
2	اخلاص و تقویٰ	16
3	اسمائِ حسنیٰ	21
4	امہات المؤمنین	38
5	امر بالمعروف اور نہی عن المنکر	43
6	اسوۂ حسنہ	49
باب دوم: عبادات		
1	روزہ فضیلت اور معاشرتی اثرات	56
2	حج اور اس کی عالمگیریت	61
3	کسبِ حلال	67
4	حقوق العباد	71
5	حفظِ سورۃ	76
6	جہاد	87
باب سوم (الف): احادیث		
1	اخلاص کی اہمیت	94
2	شرم و حیا	95
3	اندھیرے میں مسجد جانے کی فضیلت	97
4	مال خرچ کرنے کا طریقہ	97
5	توبہ سے گناہوں کا مٹ جانا	100
6	درود شریف کے فضائل	101
7	بڑوں اور چھوٹوں کے ساتھ برتاؤ	104
8	مسلمانوں کی عزت و آبرو کی حفاظت	105

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
باب چہارم (ب): اخلاق و آداب		
1	اتحادِ ملی	139
2	تعلقات میں منافقت سے اجتناب	145
3	قانون کا احترام	150
4	کاروبار میں دیانت	157
5	عمل چارٹ	162
1	حوالہ جات	165
2	نماز کی ڈائری	167
3	رمضان چارٹ	172

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
باب سوم (ب): مسنون دعائیں		
1	نیند میں ڈر جانے کی دعا	107
2	ہر طرح کی عافیت مانگنے کی دعا	108
3	نعمتوں کے چھین جانے سے بچنے کی دعا	110
4	سید الاستغفار	110
5	دعا کی قبولیت اور نعمتوں کے حصول کی دعا	113
6	فصل کا پہلا پھل دیکھنے کی دعا	113
7	مسافر کو رخصت کرنے کی دعا	115
8	گم شدہ چیز واپس مل جانے کی دعا	115
باب چہارم (الف): سیرت		
1	حضرت عیسیٰ علیہ السلام	117
2	حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ	122
3	حضرت علی رضی اللہ عنہ	127
4	مشاہیر اسلام	133



اخلاص و تقویٰ

سبق: ۲

ایمانیات

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی خوبی یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہری اعمال کے ساتھ ساتھ انسان کے باطن کی اصلاح کی طرف بھی پوری توجہ دی ہے۔ باطن کی اصلاح میں اخلاص اور تقویٰ کی بڑی اہمیت ہے، چوں کہ اخلاص و تقویٰ کا تعلق دل سے ہے اس لیے ہم ان کو قلبی عبادات بھی کہہ سکتے ہیں۔

☆ **اخلاص:** اخلاص کے معنی ہیں خالص کرنا اور ملاوٹ سے پاک



یاد رکھنے کی بات

حدیث میں ہے:

اللہ تعالیٰ متقی مخلوق سے بے نیاز، غم نام بندے کو پسند فرماتے ہیں۔^(۱)

کرنا۔ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ جو نیک کام بھی کیا جائے اس کا سبب کوئی دنیاوی غرض نہ ہو، اور نہ اس سے مقصود ریاء، دکھلاوا، شہرت کی طلب یا مال و متاع کا حصول ہو، بل کہ صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری اور خوشنودی ہو، اسی کا نام اخلاص ہے۔

☆ قرآن کریم میں بھی جگہ جگہ اس کی تعلیم دی گئی ہے:

۱ "اور جو مال بھی تم خرچ کرو گے تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تم پر ذرا بھی ظلم نہیں ہوگا۔"^(۵)

۲ "اور جو زکوٰۃ تم اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے ارادے سے دیتے ہو تو جو لوگ بھی ایسا کرتے ہیں وہ ہیں جو (اپنے مال کو) کئی گنا بڑھا لیتے ہیں۔"^(۶)

۳ "اور اس یقین کے ساتھ اُس کو پکارو کہ اطاعت خالص اُسی کا حق ہے۔"^(۷)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتے بل کہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتے ہیں۔"^(۸)

☆ دوسری جگہ ارشاد ہے کہ: "اللہ تعالیٰ اعمال میں سے صرف اسی عمل کو قبول فرماتے ہیں جو خالص ان ہی کے لیے ہو اور اس میں صرف اللہ تعالیٰ کی خوش نودی مقصود ہو۔"^(۹)







ایمانیات



☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ پہلے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر یہ دعا مانگے:

”اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ“ (۲۷)

ترجمہ: ”اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔“

☆ لہذا بچے مسجد میں اور بچیاں گھر میں نماز کی جگہ میں داخل ہوں تو توجہ اور دھیان سے یہ دعا مانگیں تاکہ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کھل جائیں۔

الْحَلِيمُ جَلَّ جَلَالُهُ

نہایت بردبار

☆ تعریف: ”الْحَلِيمُ جَلَّ جَلَالُهُ“ وہ ہے جو نرمی کرنے والا ہے اور اپنے بندوں کو ان کے گناہوں کی وجہ سے عذاب دینے میں جلدی نہیں کرتا۔ تاکہ بندوں کو مہلت مل جائے اور وہ اپنے گناہوں سے توبہ کر لیں۔

☆ ”الْحَلِيمُ جَلَّ جَلَالُهُ“ اپنے بندوں کو گناہ کرتے ہوئے اور نافرمانیاں کرتے ہوئے دیکھتا ہے اس کے باوجود ان کو مہلت دیتا ہے، ان کو سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا، دوسروں سے ان کے عیوب چھپاتا ہے اور انھیں معاف کر دیتا ہے۔

☆ یہ اسم مبارک قرآن کریم میں ۱۱ مرتبہ آیا ہے۔

☆ اب ہم سب کو یہ بات پتا چل گئی کہ اللہ تعالیٰ اپنے نافرمان بندوں کے ساتھ حلم و کرم کا معاملہ فرماتا ہے، اور اپنے نافرمان بندوں کے گناہوں کے باوجود ان پر نعمتوں اور آسائشوں کو نہیں روکتا، بل کہ جس طرح



27



آپ رضی اللہ عنہا کی کنیت اُمّ سلمہ اور نام ”ہند“ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے دو ہجرتیں کیں، ایک حبشہ کی اور دوسری مدینہ منورہ کی۔ آپ رضی اللہ عنہا کی فراست، عقل اور دانائی مشہور تھی۔



حضرت زینب رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوٹی زاد بہن تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح اللہ تعالیٰ نے آسمان پر کیا اور بذریعہ وحی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے کہ: ”میں نے ان سے زیادہ کوئی عورت دین دار اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والی اور سب سے زیادہ سچ بولنے والی، صلہ رحمی کرنے والی، صدقہ اور خیرات کرنے والی نہیں دیکھی۔“ آپ رضی اللہ عنہا کا انتقال ۲۰ھ میں مدینہ منورہ میں ہوا۔



حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا تعلق قبیلہ بنی مصطلق سے تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا بڑی عبادت گزار اور اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والی تھیں۔ نماز کے بعد بعض اوقات گھنٹوں مصلے پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتیں۔



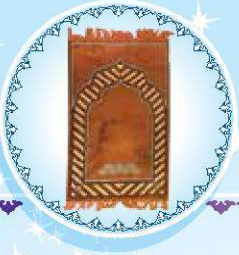
آپ رضی اللہ عنہا کا نام رملہ اور کنیت اُمّ حبیبہ تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا کے والد ابوسفیان رضی اللہ عنہ توفیق مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے مگر آپ رضی اللہ عنہا اسلام کے ابتدائی زمانے میں ہی ایمان لے آئیں تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے دو ہجرتیں کیں ایک حبشہ اور دوسری مدینہ منورہ کی۔



☆ آپ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرنے کا خاص اہتمام کرتی تھیں۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا قبیلہ بنو نضیر کے سردار حیی بن اخطب کی بیٹی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا بہت عقل مند، سمجھ دار اور نہایت سخی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر معمولی تعلق اور محبت تھی۔





عبادات

باب دوم:

📖 **عبادات:** جو اعمال اللہ تعالیٰ نے ہم پر فرض کیے ہیں (نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ) اور وہ اعمال جن سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں (قرآن کریم پڑھنا، اس کا حفظ کرنا، دین کا علم حاصل کرنا وغیرہ) انہیں ”عبادات“ کہتے ہیں۔

سبق ۱: روزہ: فضیلت اور معاشرتی اثرات

☆ **روزے کی فرضیت:** توحید و رسالت کے بعد روزہ اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک روزہ کی نیت سے کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کی منع کی ہوئی چیزوں سے رکے رہنے کو ”روزہ“ کہتے ہیں۔ سال بھر میں ایک مہینہ یعنی رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہر مسلمان، عاقل، بالغ، مرد و عورت پر فرض ہیں اور ان کا بغیر عذر کے چھوڑنے والا سخت گناہ گار ہے۔

☆ **رمضان المبارک اور روزے کی برکات:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنات جکڑ دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے سارے دروازے





کسبِ حلال

سبق: ۳

☆ روزی کمانے کا ایسا طریقہ جسے دین میں جائز قرار دیا گیا ہو ”کسبِ حلال“ کہلاتا ہے۔ صرف وہی کمائی جائز ہے جو جائز ذریعے سے حاصل کی جائے، اس میں کسی کو نقصان پہنچایا جائے نہ کسی کا حق غصب کیا جائے، جو سود اور رشوت جیسی برائیوں سے پاک ہو اور کسی ناجائز ذریعے سے حاصل نہ کی گئی ہو۔

☆ آپس کے لین دین، خرید و فروخت، صنعت و تجارت اور محنت مزدوری وغیرہ ایسے معاشی معاملات ہیں، جن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کے مطابق کرنا بھی عبادت اور دین کا حصہ ہے اور ان پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر و ثواب اور جنت کے اعلیٰ درجات کا وعدہ ہے، جس طرح نماز، روزہ، ذکر، تلاوت، اچھے اخلاق پر اجر و ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے۔



عمل کرنے کی بات

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”اے لوگو! زمین میں جو حلال پاکیزہ چیزیں ہیں وہ کھاؤ۔“ (۱۰)

☆ کسبِ حلال کے بنیادی اصول: کسبِ حلال اور تجارت وغیرہ میں مندرجہ ذیل چار اصولوں کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ پہنچانا۔

۲۔ عدل و انصاف۔

۳۔ سچائی اور دیانت داری۔

۴۔ رعایت، خیر خواہی اور کمزور طبقات کو سہولت دینا۔

کسبِ حلال ایک فریضہ:

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”حلال حاصل کرنے کی فکر و کوشش فرض کے بعد فریضہ ہے۔“ (۱۱)

☆ اس حدیث سے پتا چلا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور اسلام کے بنیادی ارکان کی ادائیگی کے بعد حلال روزی حاصل کرنے کی کوشش بھی اسلامی فریضہ ہے، کیوں کہ اگر انسان اس



جہاد

سبق: ۸

☆ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصد: اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام کو اس لیے بھیجا تا کہ وہ انسانوں کو ”دین حق“ کی دعوت دیں اور انھیں اُس راستے پر چلانے کی کوشش کریں جس میں ان کی دنیا اور آخرت کی کامیابی ہے۔ سب سے آخری نبی اور رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی انبیائے سابقین کی طرح انسانوں کو دعوت دی۔ نیک فطرت انسانوں یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو قبول کیا اور دین حق پھیلانے میں اپنی تمام کوششیں صرف فرمائیں۔



☆ جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حق کے نمائندے تھے، وہیں ایسے لوگ بھی تھے جو اس حق کے مقابلہ میں دین کے مخالفین اور باطل کے نمائندے تھے، جو دین حق کی دعوت میں رکاوٹ ڈالنے والے تھے، لہذا اس رکاوٹ کو دور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ”جہاد“ کا حکم دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہر طرح کی پریشانیوں اور تکلیفوں کا بہادری سے مقابلہ کیا اور دین کے مخالفین کے خلاف ساری زندگی جہاد میں گزاری۔

کیا آپ کو معلوم ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
”اور جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل ہوں
ان کو مردہ نہ کہو، دراصل وہ زندہ ہیں مگر تم
کو ان کی زندگی کا احساس نہیں ہوتا۔“ (۲۷)

☆ جہاد کا معنی: لفظ ”جہاد“ جہد سے بنا ہے اور جہد کا معنی ہے کوشش و محنت۔ عربی زبان اور قرآن و حدیث کی اصطلاح میں جہاد کے معنی ہیں کسی کے مقابلے میں مقصد کے حصول کے لیے پوری جدوجہد اور طاقت لگانا۔ اردو زبان میں جہاد اس مسلح جنگ کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق دین کی حفاظت و نصرت کے لیے دشمنانِ حق سے کی جائے۔

☆ جہاد کا وسیع مفہوم: حق کی بلندی، اس کی اشاعت اور حفاظت کے لیے کسی بھی قسم کی جدوجہد، قربانی



باتیں

پیاری

کی

نبی

سبق: ۲ اندھیرے میں مسجد جانے کی فضیلت

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلُمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ النَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ (۴)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ کے جو بندے اندھیروں میں مسجد کو جاتے ہیں ان کو خوش خبری سناؤ کہ (ان کے اس عمل کے صلے میں) قیامت کے دن ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور کا مل عطا ہوگا۔“



احادیث

☆ تشریح: رات کے اندھیروں میں جماعت کی نماز کے لیے پابندی

سے مسجد جانا بڑا مجاہدہ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچی محبت کی علامت ہے۔ ایسے لوگ خوش قسمت ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اندھیری راتوں میں پابندی سے مسجد جانے کی توفیق دے، جس کے صلے میں انہیں قیامت کے اندھیروں میں نور کا مل عطا فرمایا جائے گا۔

۴ مال خرچ کرنے کا طریقہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ أَنْ تَبْذُلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَكَ وَأَنْ تُنْسِكَهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا

تَلَامُ عَلَى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ“ (۵)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اے آدم (علیہ السلام) کے فرزندو! اللہ کی دی ہوئی دولت (جو اپنی ضرورت سے زائد ہو) اس کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دینا تمہارے لیے بہتر ہے اور اس کا روکنا تمہارے لیے برا ہے اور ہاں گزارے کے بقدر رکھنے پر کوئی ملامت نہیں اور سب سے پہلے ان پر خرچ کرو جن کی تم پر ذمہ داری ہے۔“



باتیں

پیاری

کی

نبی

چند درود شریف:

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ اَزْوَاجِهِ اُمَمَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ ذُرِّيَّتِهِ وَ اَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَيِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَ صَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ، وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ۔

☆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ عَلَى اٰلِهِ وَ سَلِّمْ تَسْلِيْمًا۔

مشق



احادیث

سوال: ۱: خالی جگہ پر کریں۔

(الف) ”اَلْغَايِبُ مِنْ _____ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ“

(ب) گناہ سے سچی توبہ کرنے والا _____ اللہ تعالیٰ کا _____ اور _____ بن جاتا ہے۔

(ج) مَنْ صَلَّيْ عَلَى _____ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ _____۔

(د) صلوٰۃ وسلام دراصل اللہ تعالیٰ کے دربار میں کی جانے والی بہت _____ اور _____ درجہ کی ایک دعا ہے۔

(هـ) جو بندہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ _____ بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر دس _____ بھیجتا ہے اور اس کے لیے دس _____ لکھتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے۔



سبق: ۶ ۳ نعمتوں کے چھن جانے سے بچنے کی دعا

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ“ (۴)

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری نعمتوں کے زائل ہو جانے سے اور تیری بخشی ہوئی عافیت کے چلے جانے اور تیرے عذاب کے ناگہانی آ جانے سے اور تیری ہر قسم کی ناراضی اور ناخوشی سے۔“

☆ تشریح: دنیا اور آخرت کی کوئی خیر اور بھلائی اور کوئی حاجت اور ضرورت ایسی نہیں ہے جس کی دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے نہ مانگی ہو اور اپنی امت کو نہ سکھائی ہو۔ اسی طرح دنیا اور آخرت کی کوئی خرابی، کوئی پریشانی یا آفت ایسی نہیں جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی پناہ نہ مانگی ہو اور امت کو نہ سکھائی ہو۔

☆ اس دعا میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمتوں اور عافیتوں کے چھن جانے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا ہم سب کو سکھایا ہے۔ ہم سب کو اس کے پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

۴ سید الاستغفار

”اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ“ (۵)



زندگی

مبارک

کی

نبی

باب چہارم (الف): سیرت

سیرت: ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات کو سیرت کہتے ہیں۔

سبق: ۱ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا شمار اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر رسولوں میں ہوتا ہے۔ آپ بنی اسرائیل کی طرف بھیجے جانے والے آخری رسول تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام بڑی نیک اور عبادت گزار خاتون تھیں۔



قرآن کریم میں ہے:

”صبح ابن مریم تو ایک رسول تھے، اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ ان سے پہلے (بھی) بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔ اور ان کی ماں صدیقہ تھیں۔“ (۱)

☆ اللہ تعالیٰ نے بطور معجزہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کیا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی پیدائش کے فوراً بعد اپنی والدہ کی گود میں لوگوں سے بات کی۔ اپنے نبی ہونے کا اعلان کیا اور اپنی ماں حضرت مریم علیہا السلام کی پاک دامنی کی گواہی دی۔

☆ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی جگہ حضرت عیسیٰ علیہ

السلام اور ان کی والدہ بی بی مریم کا ذکر کیا ہے۔ چند آیات جن میں ان کا ذکر ہے یہاں لکھی جا رہی ہیں:

(الف) ”اور (اب اس وقت کا تذکرہ سنو) جب فرشتوں نے کہا تھا کہ: اے مریم! بے شک اللہ نے تمہیں چن لیا ہے، تمہیں پاکیزگی عطا کی ہے اور دنیا جہان کی ساری عورتوں میں تمہیں منتخب کر کے فضیلت بخشی ہے۔ اے مریم! تم اپنے رب کی عبادت میں لگی رہو اور سجدہ کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع بھی کیا کرو۔“ (۲)



زندگی

مبارک

کی

نبی

میں خوب خرچ کیا۔

☆ مدینہ منورہ میں بیٹھے پانی کا صرف ایک کنواں تھا جو ایک یہودی کی ملکیت تھا، وہ اس کا پانی بہت مہنگے داموں فروخت کرتا تھا، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وہ کنواں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔



حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا کنواں



حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا باغ

☆ اسی طرح جب نمازیوں کی تعداد بڑھ جانے کی وجہ سے مسجد نبوی چھوٹی پڑ گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا:

”جو شخص مسجد سے ملے ہوئے مکان خرید کر مسجد میں شامل کرے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں مکان عطا فرمائے گا اور اس کی سب خطائیں معاف فرما دے گا۔“

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کئی مکانات خرید کر مسجد میں شامل کروا دیئے۔^(۹)

☆ غزوہ تبوک کے موقع پر جب کہ مسلمان غربت کی حالت میں تھے اور لشکر کے لیے ساز و سامان کی ضرورت تھی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک تہائی لشکر کا سامان فراہم کیا۔ اس موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے خوش ہو کر فرمایا:

”اے اللہ! میں عثمان سے راضی ہو گیا، تو بھی اس سے راضی ہو جا۔“^(۱۰)

☆ خلافت: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد مسلمانوں نے مشورے سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو



زندگی

مبارک

کی

نبی

ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بچپن ہی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازیں ادا کرتے اور دینی کاموں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیتے تھے۔

☆ **حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہجرت:** حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ ہجرت فرمائی، تو اس سے پہلے اپنی تمام امانتیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کیں تاکہ وہ ان امانتوں کو ان کے مالکان تک پہنچا دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تمام امانتیں بحسن و خوبی تمام مالکان تک پہنچائیں اور پھر مدینہ منورہ ہجرت فرما کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے۔ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر ۲۳ سال تھی۔

☆ **حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح:** ہجرت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی اور جنت کی عورتوں کی سردار حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام بھیجا، جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمایا، یہ نکاح بہت سادگی سے ہوا۔

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولادوں کے نام یہ ہیں:

حضرت
محسن رضی اللہ عنہ

حضرت
حسین رضی اللہ عنہ

حضرت
حسن رضی اللہ عنہ

سیدہ
ام کلثوم رضی اللہ عنہا

سیدہ
زینب رضی اللہ عنہا

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا:

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی لاڈلی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے سب سے زیادہ محبت تھی، اور آپ رضی اللہ عنہا بھی سب سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتی تھیں۔

☆ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”میں نے نشست و برخاست، عادات و خصائل،

سیرت



باب چہارم (ب): اخلاق و آداب

📖 **اخلاق:** ایک انسان کے اندر جو اچھی صفات ہونی چاہئیں (سچائی، امانت داری، سخاوت وغیرہ) اور جن بری عادتوں سے پاک و صاف ہونا چاہیے (جھوٹ، غیبت وغیرہ) ان کو ”اخلاق“ کہتے ہیں۔

📖 **آداب:** اسلام نے ہمیں رہنے سہنے، کھانے پینے وغیرہ کے جو اصول بتائے ہیں ان کو ”آداب“ کہتے ہیں۔

سبق: ۵ اتحادِ ملی

📖 اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مسلمانوں کو خطاب کر کے فرمایا ہے:

ترجمہ: ”اپنے باپ ابراہیم کے دین کو مضبوطی سے تھام لو، اس نے پہلے بھی تمہارا نام مسلم رکھا تھا اور اس (قرآن) میں بھی، تاکہ یہ رسول تمہارے لیے گواہ بنیں اور تم دوسرے لوگوں کے لیے گواہ بنو۔ لہذا نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھو، وہ تمہارا رکھوالا ہے، دیکھو کتنا اچھا رکھوالا، اور کتنا اچھا مددگار!“ (۱)

اخلاق و آداب



یاد رکھنے کی بات

حدیث میں ہے:

”جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی دنیا میں پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔“ (۲)

اسکول پروجیکٹ

- اسکول کے بچوں کے لیے تربیتی نظام (Tarbiyah Project) جس کے ذریعہ اساتذہ اور والدین مل کر تعلیم کے ساتھ ساتھ بچوں کی بہترین تربیت بھی کر سکیں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔
- بچوں کی بچپن ہی سے دینی خطوط پر تعلیم و تربیت کے لیے دو سالہ منصوبہ سوری اور پہلی تا آٹھویں کلاس کے لیے اسلامیات کا نصاب جو کہ وفاقی وزارت تعلیم حکومت پاکستان کے متعین کردہ خطوط کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔
- اسلامیات کے نصاب کو بہتر طور پر پڑھانے کے لیے ٹیچرز گائیڈز جس کے ذریعہ نصاب پڑھانا آسان ہوگا۔
- اساتذہ کے تدریسی مسائل میں معاونت کے لیے ٹیچرز ٹریننگ جس میں نبوی طریقہ تعلیم، بچوں کی نفسیات اور کلاس کنٹرول جیسے اہم موضوعات شامل ہیں، جو ہر استاد کی ضرورت ہیں۔

